Misconception: Polygamy - Muslim men can have as many wives as they wish

غلط فہمی : کثرت الازواج – مسلمان مرد جتنی چاہے اتنی بیویاں رکھ سکتا ہے۔

پس منظر : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمان مرد اگر خواہش کرئے تو وہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھ سکتا ہے اور یہ کہ اسلام اور قرآن کثرت الازواج کو فروغ دیتے ہیں ۔

قرآن اس موضوع پر بہت زیادہ واضح ہے، معمول کے تعلقات کے لیے یک زوجگی بنیادی اہمیت رکھتی ہے، جبکہ کثرت الازواج کی صرف ان حالات میں اجازت دی گی ہے جس میں یتیموں کی ماؤں سے شادی کرنا تا کہ یتیموں کی دیکھ بھال کی جا سکے ۔ ان معاملات میں زیادہ سے زیادہ چار بیویوں کو رکھنے کی اجازت ہے ۔ مثال کے طور پر ، جنگی نتائج ، کے مطابق اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ بہت سے مرد اپنی جان گنوا دیتے ہیں ، جس کے نتیجے میں بہت سے بیوہ اور یتیم بچے پیچھے رہ جاتے ہیں ، پس قرآن ایسے معاملات میں ایک رعائیت کی اجازت دیتا ہے تاکہ وسیع تر کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے :

"اور یتیموں کو * ان کے مال دو؛ اور ستھرئے کے بدلے گندا نہ لو، اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ، بےشک یہ بڑا گناہ ہے!

اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے، تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمھیں خوش آئیں: دو دو، اور تین تین ،اور چار چار۔ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے، تو ایک ہی کرو **، یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو ،یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔" [4 : 3]

*" یتیم" بچوں کے لیے عربی لفظ " یتیم " ہے اور اس کا خصوصی مطلب وہ بچے ہیں جن کا باپ نہ ہو۔

** یہ بات قابل غور ہے کہ ایک بیوی پر زور دیا گیا ہے یعنی یک زوجگی۔

ایک بار پھر ، یتیموں کے تناظر میں کثرت الازواج کو بیان کیا جاتا ہے:

"اور تم سے عورتوں کے بارئے میں فتوی پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ، "اللہ تمھیں ان کا فتوی دیتا ہے، اور جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارئے میں کہ تم انھیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انھیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو، اور کمزور بچوں کے بارئے میں، اور یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو۔ اور تم جو بھلائی کرو، تو اللہ کو اس کی خبر ہے ۔ "[4 : 127]

مندرجہ ذیل آیت کا ترجمہ عام طور پر بیوہ ماؤں کی بجائے ان کی یتیم لڑکیوں سے شادی کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے غلط طور پر لیا جاتا ہے ۔ اس آیت میں عربی گرائمر جمع ضمیر لڑکی کو ظاہر کرنے کے لیے ہے ، " علاتی " (نہ کہ مرد کو ظاہر کرنے کے لیے " علازینا ") اور یہ صرف محولہ عورتوں کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں، نہ کہ یتیموں کی طرف۔ یہ صرف اس لیے ہے کیونکہ عربی میں لفظ " یتیما " (یتیم) گرائمر کی رو سے مرد جنس کے لیے ہے ۔ آیت کا ابتدائی حصّہ بھی ہمیں آیت کے موضوع کے بارئے میں بتاتا ہے ، یہ عورتوں کے لیے ہے ۔ یہ ہی وجہ ہے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ تمام ترجمہ نامکمل ہے ، اور علم حاصل کرنا چاہیے اور بذات خود معلومات کی تصدیق کرنی چاہیے۔ [17 : 36]

ایک بار پھر ، قرآن مندرجہ ذیل آیت میں یک زوجگی کو ترجیح دیتا ہے :

"اور نکاح کرو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔ اگر وہ فقیر ہوں، تو اللہ انہیں غنی کر دئے گا اپنے فضل کے سبب۔ اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ " [24 : 32]

مختصر یہ کہ ، قرآن اس معاشرئے میں نازل ہوا تھا جہاں کثرت الازواج ایک عام بات تھی اور مرد بہت سی بیویاں رکھ سکتا تھا (مثال کے طور پر چار سے بھی زیادہ)۔ ایک بالائی حد کو مقرر کرتے ہوئے ، کثرت الازواج پر ایک اخلاقی پابندی لگاتے ہوئے اور حالات کو محدود کرتے ہوئے جس میں اس کی اجازت دی گئی تھی جس کے نتیجے میں کثرت الازواج میں نمایاں طور پر کمی آئی ہے۔